عورت کے لیے محرم کے بغیر حج کا سفر کرنا جائز نہیں

لا يجوز للمرأة أن تسافر للحج إلا مع مَحرم

« باللغة الأردية »

شیخ محمد صالح المنجد

محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2012 - 1433

IslamHouse.com



عورت کے لیے محرم کے بغیر حج کا سفر کرنا جائز نہیں

اگر عورت کے ساتھ جانے کے محرم نہ ہو تو کیا مردوں یا عورتوں کے گروپ میں محرم کے بغیر عورت حج یا عمرہ کے لیے جا سکتی ہے ؟

الحمد لله

اول:

اس مسئلہ میں دور قدیم سے ہی علماء میں اختلا چلا آیا ہے بعض علماء کا کہنا ہے کہ:

اگر راستہ پر امن ہو اور عورت کے ساتھ جانے والے بھی بااعتماد ہوں وہ بغیر محرم حج کر سکتی ہے.

اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ:

محرم کے بغیر عورت کا سفر کرنا جائز نہیں، اگرچہ بااعتماد افراد کے ساتھ بھی ہو تو اس کا سفر جائز نہیں ہوگا، امام ابو حنیفہ اور امام احمد رحمہم اللہ کا مسلك یہی ہے،ان کے دلائل درج ذیل ہیں:

ا ۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"محرم كے بغير عورت سفر مت كرے، اور نہ ہى كوئى شخص خلوت ميں اس كے پاس جائے الا يہ كہ عورت كا محرم ساتھ ہو.

تو ايك شخص نے عرض كيا: ميرا تو ارادہ فلاں فلاں لشكر كے ساتھ جانے كا ہے،اور ميرى بيوى حج پر جانا چاہتى ہے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

"تم اپنى بيوى كے ساتھ جاؤ"

صحيح بخارى حديث نمبر (١٧٦٣) صحيح مسلم حديث نمبر(١٣٤١(

ب ـ ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

"اللہ تعالى اور آخرت كے دن پرايمان ركھنے والى عورت كے ليے محرم كے بغير ايك رات اور دن كا سفر كرنا حلال نہيں ہے"

صحيح بخارى حديث نمبر (١٠٣٨) صحيح مسلم حديث نمبر (١٣٣).

اور بخارى كى حديث نمبر (١١٣٩) اور مسلم كى حديث نمبر (٨٢٧) ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ سے مروى ہے جس ميں دو دن كے سفر كے الفاظ ہيں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

"ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں دو دن اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ایك دن کی قید ہے، اور اس کے علاوہ بھی روایات مروی ہیں، اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں تین یوم کی قید ہے، اور ان سے اور بھی روایات مروی ہیں.

اس تقیید کے اختلاف کی بنا پر اکثر علماء کرام نے اس مسئلہ میں اطلاق پر عمل کیا ہے.

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"تحدید سے مراد اس کا ظاہر نہیں، بلکہ جسے سفر کا نام دیا جائے تو اس سے عورت کا بغیر محرم سفر کرنا منع ہے، تحدید تو امر واقع کے متعلق ہے اس لیے اس کے مفہوم پر عمل نہیں کیا جائیگا.

اور ابن منیر کا کہنا ہے:

ان مختلف مقامات پر سوال کرنے والوں کے اعتبار سے مختلف تحدیدات وارد ہوئی ہیں " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (٤ / ٧٥).

دوم:

محرم کے عدم وجوب کے قائلین کے دلائل درج ذیل ہیں:

ا ـ عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایك شخص آپ کے پاس آیا اور فقر و فاقہ کی شکایت کی، پھر ایك اور شخص آیا اور اس نے راستے میں ڈاکوؤں کی شکایت کی.

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

اے عدی: کیا تم نے حیرۃ دیکھا ہے ؟

میں نے عرض کیا: میں نے اسے دیکھا تو نہیں، لیکن اس کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے.

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ اکیلی عورت حیرۃ سے چل کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے سوائے اللہ کے ڈر کے کسی اور کا ڈر نہیں ہوگا"

عدی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: میں نے دیکھا کہ حیرۃ سے عورت چلتی اور جا کر کعبہ کا طواف کرتی اور وہ اللہ کے علاوہ کسی اور سے نہ ڈرتی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (٣٤٠٠).

الظعینۃ عورت کو کہتے ہیں.

اس استدلال کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے تو اس معاملہ کے وقوع ہونے کی خبر دی گئی ہے، کسی کام کے ہونے کی خبر کا معنی یہ نہیں کہ کام جائز بھی ہے، بلکہ وہ جائز بھی ہو سکتا ہے، اور ناجائز بھی، یہ تو شرعی دلائل کے اعتبار سے ہوتا ہے.

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ قیامت سے قبل شراب اور زنا اور قتل عام اور زیادہ ہو جائیگا، اور یہ امور حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ہیں.

چنانچہ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ: امن و امان پھیل جائیگا، حتی کہ بعض عورتیں جرات سے کام لیتی ہوئیں بغیر محرم اکیلی ہی سفر کرنے لگیں گی، اس کا مقصد یہ نہیں کہ اس کا بغیر محرم سفر کرنا جائز ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی قیامت کی علامت اور نشانی کی خبر دی ہے یہ نہیں کہ وہ حرام یا قابل مذمت ہے، کیونکہ چراہوں کا اونچی اونچی بلڈنگیں تعمیر کر لینا، اور مال کی فروانی، اور ایك مرد پچاس عورتوں کا نگران ہوگا، بلا شك و شبہ یہ حرام نہیں، بلکہ یہ تو قیامت کی علامتیں ہیں، اور علامت اس چیز کی کوئی شرط نہیں، بلکہ وہ خیر اور شر، اور مباح اور حرام اور واجب وغیرہ سب ہو سکتی ہیں. واللہ اعلم " انتہی.

اس کا بھی ہونا چاہیے کہ حج کے لیے سفر میں عورت کے لیے محرم کی شرط میں علماء کرام کا اختلاف تو فرضی حج میں ہے، لیکن نفلی حج میں سب علماء کرام کا اتفاق ہے کہ بغیر محرم یا خاوند کے بغیر عورت نفلی حج کا سفر نہیں کر سکتی.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (١٧ / ٣٦).

اور مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام كا كہنا ہے:

"جس عورت كا محرم نہيں اس پر حج فرض ہى نہيں ہوتا، كيونكہ اس كے ليے محرم كا ہونا بيت اللہ تك پہنچنے كى استطاعت ميں شامل ہے، اور وہاں تك پہنچنے كى استطاعت حج فرض ہونے كى شروط ميں شامل ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

﴿ اور لوگوں پر اللہ تعالى كے ليے بيت اللہ كا حج كرنا فرض ہے جو وہاں تك پہنچنے كى استطاعت ركھے ﴾آل عمران (٩٧).

اور عورت كے ليے بغير محرم يا خاوند كے بغير حج وغيرہ كا سفر كرنا جائز نہيں؛ اور حسن، نخعى، احمد، اسحاق، ابن منذر، اور اصحاب الرائے كا قول يہى ہے، اور مذكورہ بالا آيت اور نبى عليہ السلام كى وہ احاديث جن ميں بغير محرم عورت كو سفر كرنے كى ممانعت كى گئى ہے كى بنا پر صحيح بھى يہى قول ہے.

ليكن امام مالك، امام شافعى، اور اوزاعى رحمہم اللہ نے اس كى مخالفت كى ہے، اور ہر ايك نے ايسى شرط لگائى ہے جس كى كوئى دليل نہيں ملتى، ابن منذر كہتے ہيں: ظاہر حديث كو ترك كر كے ايسى شرط لگائى ہے جس كى ان كے پاس كوئى دليل نہيں ہے " انتہى.

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (١١ / ٩٠ - ٩١).

كميٹى كے علماء كا يہ بھى كہنا ہے:

"صحیح یہی ہے کہ عورت کے لیے خاوند یا محرم کے بغیر حج کا سفر کرنا جائز نہیں، اس لیے عورت بااعتماد عورتوں کے ساتھ بغیر محرم سفر نہیں کر سکتی، اس کے لیے بغیر محرم اپنی پھوپھی، یا خالہ یا والدہ وغیرہ کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا کوئی اور محرم ہونا ضروری ہے.

اور اگر اسے اپنے ساتھ لے جانے کےلیے محرم نہیں ملتا تو جب تك وہ اس حالت میں ہے اس پر حج فرض نہیں ہوتا " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (۱۱ / ۹۲).

واللہ اعلم .